**Journal of Research and Development**
A Multidisciplinary International Level Referred and Double Blind Peer Reviewed, Open Access
ISSN : 2230-9578 | Website: https://jrdrvb.org Volume-18, Issue-5(A)| May-2026

Original Article

# اُردو ادب کی مقبول خاتون ناول نگار
# رفیعہ منظور الامین
# 1937-2008

**Dr.Shagufta Yasmeen**
Assistant Professor, Dr.Rafiq Zakariya College for Women
Jublee Park, Chatrapati Sambhaji Nagar, Maharashtra

**Manuscript ID:**
JRD -2026-180531
ISSN: 2230-9578
Volume 18
Issue 5(A)
Pp.129-131
May- 2026
**Submitted:** 15 Apr. 2026
**Revised:** 25 Apr. 2026
**Accepted:** 10 May. 2026
**Published:** 31 May 2026

ادبی دنیا او رکمرشیل ادبی دنیا کے ممتاز ادیبہ رفیعہ منظور الامین کا جنم ۵۲/جنوی ۷۳۹۱ ؁ءکو حیدر آباد کے ایک معزز او رروشن خیا ل گھرانے میں ہوا۔ ان کے والد محمد عبدالحمید پولس ٹرینگ کالج حیدر آباد کے پرنسپل تھے۔ وہ بچپن ہی سے عام بچوں سے بہت مختلف تھیں۔ ان کی والدہ بھی تعلیم یافتہ تھیں اور لڑکیوں کی تعلیم کو ضروری خیال کرتی تھیں۔چنانچہ رفیعہ کی ابتدائی تعلیم نارمل پرکٹسنگ اسکول چنچل گوڑہ حیدر آباد میں ہوئی جہاں سے انہوں نے ۲۵۹۱ ؁ء میں میٹرک کا امتحان کامیاب کیا۔ طالب علمی کے زمانے میں وہ اپنے اسکول کے لڑکیوں کی صدر رہیں۔ ان کا یہ اسکول اپنے ڈسپلن او رمعیا رکے معاملے میں بہت ممتاز رہا ہے۔

رفیعہ منظور الامین کا ذہن ہمیشہ نئی نئی باتوں سے متعلق سوچتا رہتا تھا۔ جب بھی کوئی نئی بات انہیں نظر آتی وہ اپنے والدین یا اساتذہ سے اس کے بارے میں ضرور دریافت کرتی تھیں۔ان کا شمار اسکو ل کے نہایت ہو نہار طالبات میں ہو تا تھا۔ میٹرک کی کامیابی کے بعد انہیں کلیہ اناث عثمانیہ یو نیورسٹی حیدر آباد میں داخل کر دیا گی جہاں سے انہوں نے ۲۵۹۱ ؁ء میں سائنس کے شعبے میں گریجویشن کیا لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ تعلیم کے لیے ا نہو ں نے سائنس کا شعبہ پسند کیا۔لیکن ان کی پسند ہمیشہ ہی سے فنونِ لطیفہ سے وابستہ رہی۔ چنانچہ دوران تعلیم انہوں نے مصوری او رمجسمہ سازی کے نصاب پر بھی عبور حاصل کیا۔

اُن کا گھرانہ علمی گھرانہ تھاوالد اُردو او رفارسی میں شاعری کرتے تھے۔ گھر میں ادبی کتابوں کا انبار تھا۔ اس طرح ادبی ذوق انہیں اپنے ہی گھر سے ملا او ربچپن ہی میں انہو ں نے قلم کو اپنا رفیق بنا لیا او رکہانیاں لکھنا شروع کیا۔ان کی پہلی کہانی ”سوداگر او رمچھر“ ماہنامہ پیامِ تعلیم میں شائع ہوئی اور پھر یہ سلسلہ چل پڑا۔اسی طرح وہ اپنے کالج میں کالج میگزین Cosmos کی مدیر بھی منتخب کی گئی تھیں۔

اُن کا پہلا با ضابطہ افسانہ ”سترہ ساون“ ماہنامہ شمع‘ دہلی میں شائع ہوا۔ جو ایک نہایت کثیر الا شاعت ماہنامہ تھا۔ اس کی اشاعت نے ان کے قلم کی رفتار بڑھادی او رپھر دیکھتے ہی دیکھتے ان کے افسانے ملک کے مختلف ادبی‘ نیم ادبی او رکمرشیل رسائل میں بھی شائع ہو نے لگے۔وقت نے انہیں مقبولیت کی انتہا پر پہنچادیا۔ ان کی ا س مقبولیت میں پرنٹ میڈیا او رالکٹرانک میڈیا دونوں نے تعاون کیا۔ وہ ایک ہمہ جہت فن کارہ تھیں۔ وہ مصوّر تھیں‘ مجسمہ سازی سے انہیں شغف تھا‘فکشن نگار تھیں‘ انٹر ئیر ڈیکوریٹر تھیں‘ شاعری بھی کرتی تھی۔اتنے سارے اصناف کو برتنے کے با وجود ان کی شناخت ایک فکشن نگار کی حیثیت سے ہوئی تھی

اُن کی شادی منظو رالامین صاحب کے ساتھ ہوئی تھی۔جو ابتداً ریڈیو سے وابستہ تھے۔ او ریہیں سے ان پر الکٹرانک میڈیا کے در وازے کھل گئے۔ انہو ں نے ریڈیو کے لیے بہت سار ڈرامے لکھے جو بے حد پسند کئے گئے۔ اس کے بعد ان کے شوہر منظور الامین ہندوستانی ٹیلی ویژن کے ایڈیشنل ڈائرکٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔او ران کے مختلف افسانوں پر ٹیلی فلمیں تیار ہو کر ٹیلی کاسٹ ہوئی۔

ان کا مشہو رناول ”عالم پناہ“ کو دور درشن نے ”فرمان“ کے عنوان سے تیرہ/۳۱ ایپی سوڈ میں ٹیلی کاسٹ کیا۔ ان کی بارہ (۲۱) ٹیلی فلمیں دور درشن کے نیشنل چینل کے علاوہ سری نگر‘ جالندھر‘ لکھنؤ‘ دہلی اور حیدر آباد کے ٹیلی ویژن سینٹر سے بھی ٹیلی کاسٹ کی گئیں۔

رفیعہ منظور الامین کو سیاحت کا بھی بے حد شوق تھا۔ جس کی وجہہ سے انہوں نے ہندوستا ن کے تقریباً بڑے شہروں کی سیر کی۔ اس کے علاوہ وہ مغربی ممالک کی بھی سیرکا بھی انہیں موقع ملا جن میں انگلینڈ‘ امریکہ‘ جرمنی‘ کینیڈا‘ او رانڈونیشیا‘ جیسے ممالک بھی شامل ہیں۔انگلینڈ میں وہ کافی عرصہ تک رہیں۔اس سیاحت نے ان کے ذہن کے دریچوں کو او ربھی روشن کردیا۔ان کا مشاہدہ او رمطالعہ خوب گہرا ہو گیا۔ جس کے باعث ان کی فکر میں گہرائی و گیرائی پیدا ہو گئی۔ انہوں نے نے آزاد خیال ملکوں میں بھی عورتوں کے استحصال کو دیکھا۔ وہ ایک نہایت حساس خاتون تھیں۔ جس کا اثر اُن کے افسانوں او رناولوں میں بھی نظر آتا ہے۔ وہ ایک متنوع قلم کار تھیں۔

**Creative Commons (CC BY-NC-SA 4.0)**
*This is an open access journal, and articles are distributed under the terms of the Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International Public License, which allows others to remix, tweak, and build upon the work noncommercially, as long as appropriate credit is given and the new creations ae licensed under the idential terms.*

**Address for correspondence:**
*Dr.Shagufta Yasmeen Assistant Professor, Dr.Rafiq Zakariya College for Women Jublee Park, Chatrapati Sambhaji Nagar, Maharashtra*

**How to cite this article:**
Yasmeen, S. (2026). اُردو ادب کی مقبول خاتون ناول نگار رفیعہ منظور الامین 1937-2008. Journal of research & development, 18(5(A)), 129–131. https://doi.org/10.5281/zenodo.20956225

Quick Response Code:

Website: https://jrdrvb.org/

DOI: 10.5281/zenodo.20956225

Journal of Research and Development
A Multidisciplinary International Level Referred and Double Blind Peer Reviewed, Open Access
ISSN : 2230-9578 | Website: https://jrdrvb.org Volume-18, Issue-5(A)| May-2026

رفیعہ منظور الامین کا سسرال بھی تعلیم یافتہ تھا او رروشن خیال بھی۔ اُن کے خسر او رخوش دامن بھی تعلیمی ادارو ں میں پرنسپل تھے۔رفیعہ منظور الامین شہر حیدر آباد کو اپنی شخصیت سے کبھی علیحدہ نہ کر سکی انہیں اپنے حیدر آباد ی ہونے پر ہمیشہ فخر رہا۔ وہ یہاں کی تہذیب کی دالداہ تھیں۔ مزاج میں تکبر و غرور نام کو نہیں تھا۔ وہ اپنے چاہنے والوں کی قدر کرتی تھیں' مہمان نواز تھیں۔ مطالعہ کی ہمیشہ شوقین رہیں۔اُن کے شوہر بھی اُن کی بے حد عزت کرتے تھے او را نہیں لکھنے پڑھنے کی ہمیشہ ترغیب دیتے تھے۔وہ ان کی ادبی زندگی میں کبھی حائل نہیں ہوئے۔ان کی لکھی تحریروں کو بڑے شوق سے پڑھتے تھے۔خود بھی اعلی ذوق رکھتے تھے۔اس لیے اگر ضروری ہوتا تو مشورے بھی دیتے تھے۔ لیکن اپنے مشوروں کو ان پر لا دنا پسند نہیں کرتے تھے۔

آئیے ان تخلیقات پر روشنی ڈالیں' پہلے ناولوں کی بات کرتے ہیں۔

**۱) سارے جہاں کا درد :**

رفیعہ منظو رالامین ایک ہمدرد خاتون تھیں وہ عورتوں کے استحصال کے خلاف مسلسل لکھتی رہی ہیں۔ ناول "سارے جہاں کا درد" اس کے عنوان ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ناول خدمتِ خلق کے جذبے کے تحت لکھا گیا ہے او راس کی بنیادی کردار عورت ہی ہو گی۔یہ ناول نسیم بک ڈپو لکھنؤ نے ۴۷۹۱ءـــ کو شائع کیا تھا۔ یہ کوئی بہت بڑا طویل ناول نہیں ہے۔ اس ناول کی مرکزی کر دار "دلبر حیات" ہے جو ڈاکٹر ی کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ اس کا جذبہ ہے کہ وہ اس پیشے سے منسلک ہو کر خدمت خلق کرنا چاہتی ہے۔ اسے ایک بھائی بھی ہے جس کانام نیاز ہے۔ یہ ایک خوشحال کشمیری خاندان ہے۔ دلبر حیات کی سگائی ایک فوجی نو جوان سعید سے ہوجاتی ہے۔ لیکن سعید مناسب نہیں ہے۔وہ دلبر کو اپنی موت کا تار بھجواتا ہے۔ دلبر کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ اب اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد رہ جاتا ہے کہ وہ اپنی ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کرے او رعوامی خدمت میں جُٹ جائے۔
بظاہر اس ناول کی کہانی نہ تو پیچیدہ ہے او رنہ ہی پلاٹ بہت زیادہ متاثر کن ہے لیکن رفیعہ منظور الامین کے اسلوب' مکالمہ کی برجستگی او رخوبصورت منظر نگاری نے اس ناول کو قابل مطالعہ بنا دیا ہے۔ رفیعہ منظور الامین نے کشمیر کے مناظر کی نہایت خوبصورت عکاسی کی ہے۔اس ناول میں بھی رفیعہ کی زبان بہت عمدہ ہے۔ منظر نامہ چست ہے۔قاری اسے ایک بار پڑھنا شروع کرتا ہے تو آخر تک پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اس ناول کے ذریعہ وہ عوام کوا یک پیغام بھی دیتی ہے کہ صرف حکومت کے سہارے قوموں کو اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچاتے بلکہ قوم کے متمو ل افراد کو بھی آگے آنا چاہیے۔

**دوسرا ناول "عالم پناہ" :**

یہ ناول پہلی بار شمع بک ڈپو' دہلی سے ۳۸۹۱ءـــ میں شائع کیا گیا۔یہ رفیعہ منظور الامین کا سب سے مشہو رناول ہے۔ یہ ناول پولس ایکشن کے بعد حیدر آباد کے بدلتے پس منظر کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔ یہ جہاں نوابوں کی شان و شوکت کو پیش کرتا ہے وہیں حیدر آبادی تہذیب کے خاتمے کا نوحہ بھی ہے۔ اس ناول کی مرکزی کر دار ایک متوسط خاندان کی تعلیم یافتہ لڑکی ایمن ہے۔
انہوں نے دنیا دیکھی لیکن اُن کی بڑی خواہش تھی کہ اُن کی زندگی کا ختمہ ان کے اپنے شہر میں ہو۔وہ اس کی خاطر اکثر دعائیں بھی کرتی تھیں۔ نہایت شان و شوکت او ررکھ رکھاؤ سے اپنے زندگی بسر کرنے والی یہ خاتون آخر ۰۳/ جون ۸۰۰۲ءـــ کو اپنے ہی شہر حیدر آباد میں انتقال کر گئیں۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۸۷ / برس تھی۔ناول میں اہم نسوانی کردار ایمن کا ہے دوسرا اہم نسوانی کر دار بڑی بیگم کا ہے جو اک نوجوان سے محبت کرتی ہے۔لیکن اس نوجوان کا بھائی بیگم صاحبہ سے شادی کر لیتا ہے او رلڑکے کی پیدائش کے بعد مر جاتا ہے۔ بیگم صاحبہ اپنے دیور کا بھی خیال رکھتی ہیں او ربیٹے آزر نواب کے ساتھ اپنی ساری عمر گزار دیتی ہیں۔
ناول کے اختتام پر نواب آزر ایمن سے شادی کر لیتے ہیں۔رفیعہ منظور الامین نے اپنے اس ناول کی ہیروئین پر بہت محنت کی ہے۔ او راِسے نئے زمانے کی ایک آئیڈیل مسلم لڑکی بنانے کی کوشش کی ہے جو مجبور ا و رغریب ہے لیکن کمزور نہیں ہے۔ وہ حالات کی بھی شکا رہے لیکن ان حالات کو سدھارنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔وہ محبت تو کرنا چاہتی ہے لیکن اپنی تمام تر ذمہ داریوں کے ساتھ وہ دولت سے کبھی مرعوب نہیں ہوتی۔ لیکن اپنی ذہانت او رلیاقت سے اپنے مقابل کے نواب زادوں کو مرعوب کر سکتی ہے۔ وہ محتاط پسند ہے لیکن سمجھوتوں پر راضی نہیں ہوتی۔یہ کردار صرف اس ناول کا ہی نہیں بلکہ اُردو میں تراشے گئے مختلف کر داروں میں اپنی ایک علیحدہ شناخت رکھتا ہے۔
رفیعہ منظور الامین مسلمان لڑکیوں میں ایک ایسی تبدیلی کی خواہاں تھیں جہاں لڑکیاں پوری خود اعتمادی کے ساتھ زمانہ او رحالات کا مقابلہ کر سکیں۔ وہ اس نظریے کی سخت مخالف تھیں کہ لڑکیاں وہ اچھی ہوتی ہیں جن کے منہ میں زبان نہ ہو' جو ماں باپ او ررشتہ داروں کے فیصلوں پر سر خم کردیں۔ اُن کا مستقبل ان کے والدین کے ہاتھوں میں ہو' وہ چاہتی تھیں کہ لڑکیاں اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کریں۔ اُن میں خود اعتمادی ہو' اگر کوئی بات ان کے مرضی کے خلاف ان پر تھوپی جا رہی ہو تو وہ اس کے خلاف سخت احتجاج کریں' او ر اس بات کو تسلیم نہ کریں۔انہی بنیادوں پر ان کا تیسرا او رآخری ناول "یہ راستے" منظرِ عام پر آیا۔

۳۔ یہ راستہ :

رفیعہ منظور الامین نئے زمانے کی دلداہ تھیں۔ او رچاہتی تھیں کہ اب مسلمانوں میں بھی وہ لڑکیاں سامنے آئیں جو زمانے او رحالات سے ٹکّر لے سکیں۔ اپنے آپ کو بغیر پتوار کی کشتی نہ سمجھیں کہ وقت نے انہیں بنا سوچے سمجھے یا اپنی مرضی سے دریا میں جھونک دیا ہے۔او راب وہ بنا سمت اور بنا منزل کے سفر کر یں۔اس ناول کا انتساب ہی اس کا پلاٹ او رکہانی بیان کرتا ہے۔
"اُن ساری لڑکیوں کے نام جنھیں اس قابل نہیں بنایا جاتا کہ خود ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔"اس انتساب سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی اس ناول میں لڑکیوں کو کوئی بہت اہم مشورہ دینا چاہتی ہیں۔اس ناول کا پلاٹ اس طرح ہے کہ فدا حسین کو ایک لڑکی ہے جس کا نام کاکل حسین ہے۔ بیوی کے انتقال کے بعد فدا حسین سے ایک خاتون حو ر بانوٹکراتی ہے او رانہیں بے حد پسند آجاتی ہے۔ فدا حسین ایک نچلے متوسط گھرانے کے فرد ہیں۔ حور بانو کو جو ان سوتیلی بیٹی پسند نہیں ہے۔وہ چاہتی ہیں کہ فدا

Journal of Research and Development
A Multidisciplinary International Level Referred and Double Blind Peer Reviewed, Open Access
ISSN : 2230-9578 | Website: https://jrdrvb.org Volume-18, Issue-5(A)| May-2026

حسین پہلے اپنی بیٹی کی شادی کردے او راس کے بعد اس سے شادی کرے۔کاکل حسین ابھی طالب علم ہے وہ پڑھنا لکھنا چاہتی ہے۔ والد کے مسلسل دباؤ پر وہ شادی کے لیے راضی ہوجاتی ہے او راپنے شوہر کو خود دیکھنا چاہتی ہے یہ موقع کاکل حسین کو فراہم کیا جاتا ہے اور جب وہ اپنے ہو نے والے شوہر کودیکھتی ہے تو حیران رہ جاتی ہے۔

رفیعہ منظور الامین مسلمانوں کی مٹتی تہذیب کی نوحد گرہیں اور اپنی بات نہایت آسانی سے کہہ جاتی ہیں۔ان کے پاس زبان کا عمدہ استعمال واقعے کو بیان کرنے کی ندرت او رکرداروں کی تعمیر کا نہایت عمدہ سلیقہ ہے۔وہ مکالمہ نگاری کرتی ہیں۔اُن کی ناول کی مخصوص سینریو(Scenrio) ہیں او راُن میں جان بھرنا‘ جزوئیات کا عمدہ استعمال کرنا اُن کی مخصوص خوبی ہے۔ بلا شبہ رفیعہ منظور الامین اُردو ادب کی اہم ستون ہیں۔ جن کے ذکر کے بغیر اُردو ناول کی تاریخ کبھی بھی مکمل نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے دنیا دیکھی لیکن اُن کی بڑی خواہش تھی کہ اُن کی زندگی کا ختمہ ان کے اپنے شہر میں ہو۔وہ اس کی خاطر اکثر دعائیں بھی کرتی تھیں۔ نہایت شان و شوکت او ررکھ رکھاؤ سے اپنے زندگی بسر کرنے والی یہ خاتون آخر ۰۳/ جون ۸۰۰۲ءسے کو اپنے ہی شہر حیدر آباد میں انتقال کر گئیں۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۸۷ / برس تھی۔

ندیم صدیقی مدیر ”انقلاب“ برائے ادبی صفحہ نے ان کے انتقال کی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ ظہر کی اذان کے لیے موذن نے اللہ اکبر کے الفاظ کہے ہی تھے کہ انہوں نے اُن الفاظ کو دہرایا او راپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔